یہ رسالہ جامعۂ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کا ماہنامہ ہے۔ اور اس مناسبت سے اس میں سب مذہبی مضامین ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کا درس جناب شیخ الجامعہ کے قلم سے مستقل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث اور تصوف اور بعض مسائل جدیدہ پر بھی مضامین مختصر مگر سہل و سلیس اور مفید ہوتے ہیں۔ آخر میں ایک صفحہ پشتو زبان کے لئے وقف ہے۔ شروع میں نظرات (جس کے متعلق فاضل اڈیٹر کو اقرار ہے کہ انھوں نے یہ لفظ "برہان" سے تبرکاً لیا ہے) کے زیرِ عنوان ملکی، دینی و تعلیمی اور سماجی مسائل پر اظہارِ خیال ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ عام مسلمانوں میں یہ رسالہ مقبول ہوگا۔

سہیل گیا کا جمیل مظہری نمبر۔ مرتبہ جناب کلام حیدری۔ ضخامت حصۂ اول ۲۰۲ و حصۂ دوم ۹۷ صفحات۔ کتابت و طباعت معمولی۔ دونوں کی مجموعی قیمت پانچ روپیہ۔ دفتر ماہنامہ سہیل۔ باری روڈ گیا۔

عام طور پر اخبارات و رسائل مرحوم شخصیتوں کی یادگار میں خاص نمبر نکالتے ہیں لیکن سہیل نے یہ جدت کی ہے کہ اُردو زبان کے بلند پایہ اور مفکر مگر عوامی شہرت کے اعتبار سے نسبتہً گمنام شاعر جمیل مظہری کی بارگاہ عقیدت و ارادت میں اُن کے جیتے جی ایک بہت ضخیم نمبر کی پیشکش کی ہے۔ بے شبہ یہ بدعتِ حسنہ ہے۔ کیونکہ اس طرح شاعر کو خود معلوم ہوجاتا ہے کہ اربابِ فن اور اُس کے دوست احباب اس کی شخصیت اور کلام کو کس نظر سے دیکھتے اور اُس کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ جمیل مظہری فکر و فن کے اعتبار سے جس طرح ایک منفرد شخصیت کے مالک ہیں، اخلاق و شمائل میں بھی اپنی چند خصوصیات رکھتے ہیں۔ ان خاص نمبروں میں مشاہیر اہلِ قلم نے موصوف کا ان دونوں حیثیتوں سے بھرپور جائزہ لیا ہے۔ ان کے علاوہ خاص بہار کے پُرانے اور نئے ادیبوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی بہت دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔ ان مضامین میں اگرچہ تنقید نہیں ہے لیکن آئندہ نقاد اور مورخ کے لئے یہ مواد بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس طرح یہ نمبر اردو ادب میں خاصہ کی چیز ہے مگر یہ دیکھکر بہت دکھ ہوا کہ کتابت اور طباعت کی غلطیاں جگہ جگہ ہیں اور بعض تو اس قدر شدید کہ عبارت تک مسخ اور مطلب خبط ہوگیا ہے۔ پھر حصۂ دوم کی جز بندی بالکل انٹ سنٹ ہے۔ کہیں کا صفحہ کہیں ہے اتنے اچھے نمبر میں یہ عیب بُری طرح کھٹکتا ہے۔

سالنامہ شاعر بمبئی۔ مرتبہ اعجاز صاحب صدیقی و مہندر ناتھ۔ ضخامت ۲۹۰ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت ڈھائی روپیہ۔ پتہ: مکتبہ قصر الادب۔ پاپٹی روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۲۶۔ بمبئی - ۸

شاعر اُردو کا دیرینہ اور معیاری ماہنامہ ہے جو انقلابِ روزگار کے حوادث و آفات کا سخت جانی سے مقابلہ کرتا رہا